کمال ہو تم
بقلم عابدہ زی شیریں
ناولز کلب

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

کمال ہو تم

از

عابدہ زی شیریں

www.novelsclubb.com

ماں عشاء کو سمجھا رہی تھی کہ دیکھ بیٹا تو زاران سے طلاق نہ لے. میں نے تیری ساس سے بھی بات کی تھی وہ بھی یہی کہہ رہی تھی اور تیرا سسر بھی زاران سے طلاق لینے سے منع کر رہا ہے. اس لئے بے وقوفی مت کر اب تو تو اس کے ایک بچے کی ماں بھی ہے.

عشاء تپ کر بولی ماما اس نے وعدہ خلافی کی ہے بھائی کے ساتھ.

اشعب نے صرف حلالہ کے لئے میرا اس سے نکاح پڑھوایا تھا پھر دوسرے دن ہی اشھب کی دوبئی کی فلا ہیٹ تھی. ماما پلیز اس ٹاپک کو بند کریں. زاران کی ماموں زاد سے شادی ہونے والی ہے کتنی دھوم دھام سے منگنی ہوئی تھی ان دونوں کی. میں اس کی شادی سے پہلے ہی طلاق لینا چاہتی ہوں تاکہ وردا میرے بارے میں غلط خیال نہ کرے کہ میں اس کے شوہر کی حصے دار ہوں. خاموشی سے جیسے اشھب نے مجھے غصے میں طلاق دے کر بہت پچھتا رہے تھے اور معافیاں مانگ رہے تھے پھر

زاران کو منت کر کے منالیا. خاموشی سے عدت گزرتے ہی مجھے نکاح کروا کر مری تین دن کے لیے بھیج دیا اور سب کو کہا کہ میں میکے گئی ہوئی ہوں. اسی طرح میں خاموشی سے طلاق لے کر ان دونوں کی زندگی سے نکل جانا چاہتی ہوں.

جمشید صاحب کے تین بچے تھے. بڑا بیٹا اشھب اس سے چھوٹا زاران اور سب سے چھوٹی مونا تھی.

گھر میں خوشحالی تھی ایک پلازے کے مالک تھے ایک جنرل اسٹور چلاتے تھے باقی رینٹ پر دیئے ہوئے تھے.

جمشید صاحب کے تین بچے تھے. دو بڑے بیٹے اشھب اور زاران ان سے چھوٹی ایک بہن مونا.

www.novelsclubb.com

جمشید صاحب کا چھوٹا بھائی تنویر جس نے اپنی اکلوتی بیٹی عشاء کی شادی جمشید صاحب کے بڑے بیٹے اشھب سے کی تھی. اشھب بی اے تھا اور باپ کے ساتھ

اسٹور پر بیٹھتا تھا. زاران اس سے چھوٹا تھا اسے پڑھنے کا شوق تھا اور وہ انجنیئر بن کر ملٹی نیشنل کمپنی میں جاب کرتا تھا.

زاران، مونا اور عشاء میں خوب بنتی تھی. مونا اور عشاء نند بھابھی کے علاوہ اتنی فیلو اور دوست بھی تھیں. بچپن سے تینوں کی دوستی تھی جبکہ اشھب اپنے الگ تھلگ ہی رہتا ویسے بھی وہ ان سے چار سال بڑا تھا.

عشاء اور اشھب کی نسبت بچپن سے طے تھی. جب دونوں جوان ہوئے تو عشاء اشھب سے شرمانے لگی.

زاران اکثر عشاء کو شادی سے پہلے چھیڑتا.

یار میرے ساتھ شادی کر لو بہت سکھی رہو گی چھوڑو اسے. دیکھو میں کتنا ہینڈسم جوان ہوں. سب گھر والے اس کی باتوں پر ہنستے جب وہ اسے مسکراتے ہوئے ٹھینگا دیکھاتی.

اشھب بھی سنکر مسکرا کر چل پڑتا.

مونا بھی اسے چھیڑتی. مونا نے عشاء سے ازراے مزاق کہا ویسے عشاء تم اتنی پڑھی لکھی انجینئر ہو. زاران بھی انجینئر ہے پھر تم نے اشھب کے لیے کیسے ہاں کر دی.؛

عشاء مسکرا کر چل پڑی.

اشھب،اور زاران دونوں اپنی جگہ خوبصورت اور جازب نظر تھے.

عشاء بچپن سے اشھب کا نام اپنے ساتھ منسوب سنتی آئی تھی. اس نے صرف اسی کے خواب دیکھے تھے. سب اسے اس کے نام سے چھیڑتے تھے اور وہ مسکرا دیتی تھی.

زاران سے اس کی بچپن کی دوستی تھی. زاران کو بھی ماں نے بچپن سے ہی اپنی ماموں زاد سے نسبت طے کرنی چاہی تو اس نے کہا ابھی میں کسی بندھن میں نہیں

بندھنا چاہتا ہوں جب شادی کا وقت آئے گا تو پھر جس سے مرضی میری شادی کر دینا مجھے کوئی اعتراض نہ ہو گا.

اب وہ جاب لگ چکا تھا اس کو باپ نے اسٹور پر نہ بٹھایا. اشہب کو اس بات کا کلنک تھا کہ اسے اسٹور پر بیٹھنا پڑ رہا ہے. امریکہ اسکا ڈریم کنٹری تھا مگر باپ نے اس کو شرط رکھی کہ پہلے شادی کرلے پھر باہر جا سکتا ہے.

شادی کے بعد اسکا رویہ عشاء سے اچھا نہ تھا کیونکہ جن دنوں اس کی شادی تھی اسے دوبئی جانے کا چانس ملا تھا پھر وہ امریکہ کی کوشش بھی کرتا مگر شادی کی وجہ سے اسکا چانس مس ہو گیا. اسے شادی یا عشاء سے کوئی دلچسپی نہ تھی.

شادی کے بعد گھر والوں کی رسمیں شروع. اب بیوی کو مکلاوے لے جاو. اب واپس لاو فلاں رشتے دار کے دعوت پر جاو. وہ ان چیزوں سے بہت تنگ پڑتا.

عشاء سے لڑتا جھگڑتا. اس کو اپنے فیوچر کی ناکامی کا زمہ دار سمجھتا. اسے غصہ آتا کہ ماں باپ عشاء کی فیور میں اسے ڈانٹتے رہتے. باپ اسے عشاء کو خرچہ دینے کا کہتا.

اسے زبردستی شاپنگ کروانے ساتھ بھیجتا. وہاں جا کر بھی وہ اسے تنگ کرتا اور اسے جو بھی دوکان سامنے ملتی اسی سے ہی خریدنے کا حکم دیتا.

عید قریب تھی عشاء کو وہ بازار ساتھ لایا اور جب شاپنگ کر چکی تو رش بہت تھا عشاء کا پیاس سے حلق خشک ہو رہا تھا. اس نے پانی یا جوس کی فرمائش کر دی تو اشہب اسے ڈانٹتے ہوئے بولا گھر چلو وہاں پی لینا اب میں مزید ایک منٹ بھی تمھارے اوپر وقت ضائع نہیں کر سکتا. وہ منت کرنے لگی تو وہ اسے دھمکی دینے لگا اور ایک تھپڑ بھی جڑ دیا.

وہ رونے لگی اس پر چلاتے ہوئے بولا ایک تو میرے ابا جی نے میری سخت ڈیوٹی لگا دی ہے کہ عشاء تمھاری زمہ داری ہے تم ہی اسے بازار لے کر جاو جیسے میں فارغ ہوں میرا بیوی کی خدمت کے علاوہ اور کوئی کام نہیں ہے. زرا سا احتجاج کرو تو عاق کرنے کی دھمکی دیتے ہیں کہ جاہیداد سے عاق کر دوں گا.

www.novelsclubb.com

زاران کا کمرہ ساتھ تھا اسے ان کی اکثر آوازیں آتی رہتی تھیں جب اشہب عشاء پر چلاتا. زاران نے چند بار جا کر اسے سمجھانے کی کوشش کی تو اشہب نے اکڑ سے جواب دیا کہ یہ ہم میاں بیوی کا زاتی مسئلہ ہے تم اگر عزت چاہتے ہو تو دوبارہ کبھی دخل مت دینا ورنہ میں بھول جاوں گا کہ تم میرے بھائی ہو.

زاران نے عشاء کی طرف دیکھا تو عشاء نے بھی رکھائی سے جواب دیا کہ زاران آئندہ تم ہمارے بیچ آنے کی غلطی نہ کرنا.

عشاء کی نند مونا بیاہی جا چکی تھی عشاء کے ساس سسر اس کا بہت خیال رکھتے. مگر بیٹے کو نہ سدھار سکے.

عشاء کے ساس سسر جب حج پر گئے تو اسی دوران اشہب نے غصے میں آکر عشاء کو تین بار طلاق بول دی. وہ رونے چلانے لگی.

زاران گھبرا کر آگیا اور معزرت کرتے ہوئے بولا سوری میں رہ نہ سکا پلیز خیریت ہے ناں.

www.novelsclubb.com

اشھب نے گھبرا کر کہا کہ یار غضب ہو گیا ہے نہ جانے مجھے کیا ہوا تھا کہ میں نے عشاء کو تین بار طلاق بول دی. اب میں سخت پچھتا رہا ہوں پلیز بتاو میں کیا کروں.

وہ عشاء کے آگے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولا عشاء پلیز مجھے معاف کر دو میں اب کیا کروں کہ تم مجھے واپس مل جاو. پھر زاران کی منت کرتے ہوئے بولا پلیز تم اس سے نکاح کر کے ہماری مشکل آسان کر سکتے ہو.

زاران بولا میں ایسا کیسے کر سکتا ہوں بھلا.

عشاء روتے ہوئے بولی میرے پاپا دل کے مریض ہیں ڈاکٹر نے انہیں سٹریس لینے سے منع کیا ہے ورنہ ان کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے. وہ سنیں گے تو...

یہ کہہ کر وہ دھاڑیں مار مار کر رونے لگی.

اشھب نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ چچا جان کو پتا نہیں چلے گا.

پھر زاران کی منت کرتے ہوئے روتے ہوئے بولا. زاران تم ہی اس مشکل سے ہمیں نکال سکتے ہو. ہم سب کچھ خفیہ رکھیں گے کسی کو کچھ پتہ نہ چل سکے گا اور گھر کی بات گھر میں ہی رہ جائے گی.

زاران نے عشاء کو دیکھ کر کہا عشاء کیا تم بھی اس بات سے متفق ہو.

عشاء روتے ہوئے بے بسی سے بولی عورت مظلوم کر بھی کیا سکتی ہے. مجھے اپنے پاپا کی فکر...

اس کی آواز سسکیوں میں ڈوب گئ.

اشھب نے مونا کو فون کر کے بلا لیا جو گھر کے قریب ہی بیاہی ہوئی تھی.

مونا نے سر پکڑ لیا. بھائی کو خوب سنائیں وہ روتے ہوئے معافیاں مانگنے لگا کہ اب ایسا نہیں ہو گا.

www.novelsclubb.com

مونا نے زاران کو منالیا اور عشاء بھی مجبوراً مان گئ. مونا نے کہا کہ بھائی تم اب کمرے میں نہیں سو سکتے. تم زاران کے روم میں شفٹ ہو جاو. ہاں دوسروں کے سامنے پردہ رکھ لینا. اور احتیاط کرنا.

عشاء نے روتے ہوئے ماں کو سب بتادیا اتفاق سے باپ نے بھی سن لیا اور بیوی سے بولا بیٹی کو نہ پتا چلے کہ مجھے پتا ہے اور عدت ختم ہوتے ہی نکاح کروا دینا اور بیٹی کو تسلیاں دیتی رہنا.

عشاء نے عدت کے دن مونا کے سہارے روتے دھوتے گزارے. مونا اور عشاء کی ماں کی تسلیوں سے کافی بہل گئ.

ساس سسر کا قیام سعودیہ میں لمبا ہو گیا. زاران کے ماموں ادھر جاب کرتے تھے انہوں نے ویزے کی مدت بڑھادی اور آنے نہ دیا اور اپنی بیٹی کا رشتہ زاران سے طے کر دیا.

ماں نے زاران کو اکثر گاہے بگاہے کہنا شروع کر دیا تھا کہ تمھارا باپ اپنی بھتیجی بیاہ کر لایا ہے اور میں اپنی بھتیجی لاوں گی.

زاران نے ماں کو ہاں بول دی تھی. اب وہ شش و پنج میں پڑ چکا تھا.

ماں نے ادھر ہی رشتہ طے کر کے سارے خاندان میں نشر کر دیا تھا.

زاران کی مامی آ کر زاران کو سلامی دے گئی تھی اور پورے خاندان میں مٹھائی تقسیم کر دی تھی.

ساس سسر ادھر ہی تھے کہ عدت ختم ہو گئی اور اشھب نے زاران کو زور دے کر مونا اور عشاء کی ماں اور اشھب کے دو دوست گواہ بنے اور کورٹ میرج کر دی گئی.

اشھب نے دونوں کو مری بھجوا دیا.

www.novelsclubb.com

زاران نے عشاء کو بہت پیار سے سمجھایا کہ اس وقت پچھلی تمام باتوں کو بھول جاو اور یہ وقت ہنس بول کر میرے ساتھ گزارو. ہم نے کوئی گناہ نہیں کیا. نکاح جیسے مقدس رشتے میں بندھے ہیں.

عشاء اس کی توجہ اور پیار پا کر وقتی طور پر اپنے سارے غم بھول گئی اور مری میں اس کے ساتھ ہاتھ پکڑے گھومتی رہی. چیر لفٹ میں بھی بیٹھے. شاپنگ بھی کی ایک ہفتہ بیت گیا. کیونکہ زاران نے بتایا کہ اشھب نے ون ویک کا ہوٹل بک کروایا تھا.

عشاء کے لئے یہ ہفتہ بہت یادگار اور خوبصورت لمحات سے بھرپور تھا وہ اپنی بچپن کی یادوں کو بھی یاد کرتے ہوئے ہنستے.

عشاء واپس آئی تو ساس سسر کو سب معلوم ہو چکا تھا اور وہ اشھب کو ڈانٹ ڈپٹ کر چکے تھے اور وہ ان سے معافی مانگ چکا تھا.

www.novelsclubb.com

عشاء ساس کو اپنے کمرے میں سلانے لگی. کیونکہ ساس نے آتے ساتھ زاران کی شادی کی رٹ لگادی تھی. اشھب نے اسے بتایا تھا کہ مری سے واپس آکر زاران تمہیں طلاق دے دے گا اس لئے تم اب ماں کو ساتھ کمرے میں سلا لینا.

عشاء نے عدت میں گھر سے قدم باہر نہ نکالا تھا اور نہ ہی زاران اور اشھب کے سامنے جاتی تھی کھانا بنا کر کچن میں رکھ دیتی تھی. چاے وہ خود بنا لیتے تھے.

عشاء نے مونا سے پوچھا کیا زاران نے اسے طلاق دے دی ہے کیا.

مونا نے کہا اشھب نے کہا تھا کہ وہ اس سے طلاق لے کر اپنے پاس رکھ لے گا تم فکر نہ کرو اس نے دے دی ہو گی اور زاران کی شادی کرنی ہے پھر تمھاری عدت کے بعد تمھارا نکاح اشھب سے ہو جائے گا سب معاملات ٹھیک ہو جائیں گے. دو ماہ گزر گئے. عشاء گھر سے باہر نہ جاتی کہ وہ عدت گزار رہی ہے.

گھر میں زاران کی شادی کی تیاریاں زوروں پر تھیں.

عشاء کی طبیعت خراب تھی الٹیاں کرنے لگی تو مونا زبردستی اسے ڈاکٹر صاحب کے پاس لے گی تو ڈاکٹر نے بتایا کہ وہ امید سے ہے. وہ بہت خوش ہوئی کہ پہلے بھی اشھب نے اس کی پریگنینسی ختم کروادی تھی کہ اسے ابھی فلحال بچہ نہیں چاہیے.

مونا اور ساس نے الٹا اسے ہی سنائیں تھیں کہ تم نے ایسا کیوں کیا.

اب وہ پھر سے ماں بننے جا رہی تھی مگر اب کی بار وہ بچہ کھونا نہیں چاہتی تھی مگر یہ بچہ تو زاران کا تھا.

عشاء نے نند سے پوچھا کہ کیا زاران نے اسے طلاق دے دی تھی.

مونا نے کہا نہیں.

عشاء نے چلا کر کہا مگر کیوں.

مونا نے کہا کہ بات دراصل یہ ہے کہ زاران پہلے تو تمہیں طلاق نہیں دینا چاہتا تھا اب تو تم اس کے بچے کی ماں بننے والی ہو.

www.novelsclubb.com

عشاء نے حیرت سے کہا مگر اب تو اس کی ماموں کی بیٹی سے شادی ہونے والی ہے پھر وہ کب تک چھپائے گا مانا کہ ابھی طلاق موثر نہیں ہو گی مگر جب ابھی وقت وہ مجھے طلاق دے دے تاکہ میں اس کی منگیتر کے آگے سر خرو ہو سکوں کہ میں ان دونوں کے درمیان نہیں ہوں. جب بچہ ہو جائے گا تو طلاق ہو جائے گی.

مونا نے کہا زاران کہتا ہے کہ اسلام میں چار شادیوں تک کی اجازت ہے تو میں دونوں کو برابر کے حقوق دوں گا اور میں اپنی منگیتر کو سب سچ بتا دوں گا. ویسے بھی اب تمھارے اور ہمارے والدین کو سچائی کا پتا چل گیا ہے اور دونوں اس بات سے متفق ہیں.

مگر میں متفق نہیں ہوں. عشاء نے کہا کہ کوئی عورت دوسری بیوی سوکن برداشت نہیں کرتی. میں زاران کی زندگی کو جہنم نہیں بنانا چاہتی. بے شک میں اسے اچھا سمجھتی تھی مگر اب مجھے اس پر شدید غصہ آتا ہے کہ اس نے مری سے آتے ہی طلاق کیوں نہیں دی. اس نے میرے اعتماد کو ٹھیس پہنچائی ہے. اس نے بھائی کو

www.novelsclubb.com

بھی دھوکہ دیا ہے میں اسے وعدہ خلاف اور مطلبی نہیں سمجھتی تھی. میں اپنے میکے جا رہی ہوں. مجھے اس کی شادی کی بڑی خوشی اور خواہش تھی جب میں اس کے بھائی کے نکاح میں تھی. مگر اب میں اس کی بیوی کا سامنا نہیں کر سکتی نہ ہی اس کی شادی میں شرکت کر سکتی ہوں. جب میرا بچہ ہو جائے گا تو میں خود اس سے خلع لے لوں گی.

مونا اسے روکتی رہی مگر وہ نہ رکی. ساس سسر نے بھی بہت روکا مگر وہ نہ رکی.

زاران نے روکنا چاہا تو نفرت سے اسے دیکھا اور چل پڑی.

عشاء کے جانے کے اگلے دن ہی اشہب کی فوتگی کی اطلاع مل گئی. وہ اور اس کے والدین بھاگے آ گئے اور وہ اشہب کی ڈیڈ باڈی دیکھ کر بلک بلک کر روئی. قل کے بعد سب رشتے داروں کو حقیقت کا علم ہو گیا. زاران کے ماموں ممانی آئے ان کی بیٹی نہ آئی.

چالیسواں ہونے کے بعد پھر عشاء نے والدین کے گھر جانے کی ضد پکڑ لی.

www.novelsclubb.com

جب سب نے روکنے کی کوشش کی تو وہ بولی میں اشہب کی وفات کی وجہ سے اب مجھے کسی کی ہمدردی کی ضرورت نہیں ہے. میں اب بھی اپنے فیصلے پر قائم ہوں اور واپس جارہی ہوں.

عشاء کی فکر مونا کرتی آتی مگر جب وہ آتی تو اس نے مونا کو صاف کہہ دیا کہ وہ اب کسی کے بارے میں مجھ سے زکر نہیں کرے گی تم نند کے ناطے سے نہیں ایک دوست کے ناطے ملنے آسکتی ہو. مونا نے اس کی ناراضگی کے سبب اس سے اب اپنے میکے والوں کا زکر کرنا چھوڑ دیا.

عشاء نے مونا کے ساتھ اچھے ہاسپٹل میں علاج کروانا شروع کیا. اس کی طبیعت خراب ہو جاتی اسے واقعی مونا کی ضرورت تھی. اس کے والدین بیماری کے سبب اس کے ساتھ نہ جا سکتے تھے.

مونا اس کے ساتھ وقت گزارتی اس کو زبردستی کھانا، فروٹ، دیتی. فریش جوس پلاتی.

www.novelsclubb.com

عشاء نے ایک دن دیکھا دور زاران نظر آیا اس نے کافی غصہ دیکھایا اور اس سے وعدہ لیا کہ اب کبھی ایسا کیا تو میں تم سے ناطہ توڑ لوں گی.

مونا نے عشاء کو بتایا کہ وہ اپنی ساس سسر کے ساتھ عمرے پر جا رہی ہے. ادھر سے دوبئی جانا ہے سسرال کے رشتے دار رہتے ہیں ان کے وہاں شادی میں شرکت کرنی ہے مجھے بہت فکر لگی ہے جانا بھی ضروری ہے رک بھی نہیں سکتی. پلیز ضرورت پڑی تو زاران کو فون کر لینا.

عشاء نے اسے بظاہر تسلی دیتے ہوئے کہا تم بے فکر ہو کر جاو مگر اس کے جانے کے بعد اسے احساس ہوا کہ وہ اکیلی رہ گئی ہے. آخری ماہ چل رہا تھا اس حالت میں اسے ڈاکٹر کو چیک اپ کرانے جانا مشکل لگتا تھا.

www.novelsclubb.com

زاران بچے کا سن کر بہت خوش ہوا تھا جب مونا نے اسے بتایا.

عشاء اشھب کے چالیسویں کے بعد واپس چلی گئ تھی.

عشاء بیٹھی سوچ رہی تھی کہ زاران اپنی نئ زندگی میں خوش ہو گا.

اور وردا اس سے بہت پیار کرتی تھی اس سے منگنی کر کے بہت خوش تھی.

عشاء نے اپنا چیک اپ کروانے جانا تھا وہ ہمت کر کے اوبر کے زریعے ہاسپٹل پہنچی ابھی وہ موڑ مڑ ہی رہی تھی کہ اسے وردا کسی لڑکے کے ساتھ مسکراتی باتیں کرتی ہاتھ پکڑے گزر گئ.

عشاء اوٹ میں ہو کر اس کو فالو کرنے لگی. اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب اس نے گائنی روم میں اسے اس لڑکے کے ساتھ چیک اپ کے لئے اندر جاتے دیکھا.

جب وہ باہر نکلی تو عشاء نے نرس سے پوچھا یہ ککلیا لگتے ہیں آپس میں. اس نے ہکلاتے ہوئے پوچھا.

www.novelsclubb.com

نرس نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا وہ عشاء کو جانتی تھی ہنس کر بولی ظاہر ہے میاں بیوی ہیں.

عشاء نے کہا بہن بھائی بھی ہو سکتے ہیں.

نرس بڑے وثوق سے بولی نہیں جی میاں بیوی ہیں اکثر ادھر آتے رہتے ہیں.

عشاء شش و پنج میں مبتلا نرس کو اچھا کہتے کھوئی کھوئی سی ڈاکٹر کے روم کی طرف چل پڑی.

پھر کچھ سوچتے ہوئے ڈاکٹر سے معزرت کرتے ہوئے پوچھنے لگی اگر آپ مائنڈ نہ کریں تو مجھے بتا سکتی ہیں کہ جو ابھی چیک اپ کروا کر کپل گیا ہے ان کی شادی کیا نیو ہے. دراصل میری ایک بیسٹ فرینڈ تھی کالج کے زمانے میں تو مجھے لگا وہ ہے. کیا آپ مجھے اس کا اور اسکے شوہر کا نام بتا سکتی ہیں تا کہ میں کنفرم کر لوں کہ وہی ہے تا کہ میں اسے جا کر مل سکوں.

www.novelsclubb.com

ڈاکٹر مسکرا کر بولی جی انکا نام وردا ہے. اور ان کے شوہر کا نام.....

اتنے میں ڈاکٹر کا فون بجا تو وہ فون پر بزی ہو گی پھر نرس اس سے کچھ پوچھنے آ گیٔ.

عشاء کو ڈاکٹر نے چیک اپ کر کے چند رسمی باتوں کے بعد دوائیاں لکھ کر پکڑاتے ہوئے کہا دن قریب ہیں آپ اپنا بہت خیال رکھیے گا.

عشاء کو باہر جانے کی جلدی تھی وہ تیزی سے اوکے کہہ کر نکل گئ.

عشاء نے دیکھا دونوں ہاسپٹل سے باہر نکل رہے تھے.اور بائک پر بیٹھ کر چلے گئے.

عشاء پریشان حال کھڑی تھی نیٹ پیکج ختم ہو گیا تھا بیلنس بھی نہیں تھا وہ چلتے چلتے روڈ پر آ گئ.کوئی سواری مل نہ رہی تھی.

اتفاق سے وہاں سے زاران گزرا اسے حیرت سے دیکھا پھر گاڑی ریورس کر کے اس کے قریب روکتے ہوئے بولا بیٹھو.

عشاء کا گرمی سے برا حال ہو رہا تھا.طبیعت بھی خراب لگ رہی تھی.کوئی سواری بھی نہ مل رہی تھی پھر وردا کو اس لڑکے کے ساتھ دیکھ کر بھی حیران تھی.

زاران اتر کر فرنٹ ڈور کھولتے ہوئے بولا چلو جلدی کرو گرمی بہت ہے. میرے بچے کو بھی گرمی میں مار رہی ہو.

عشاء نے اسے گھور کر دیکھا تو وہ مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا.

ناچاہتے ہوئے بھی عشاء کو بیٹھنا پڑا. زرا دور جا کر اس نے جوس کارنر سے فریش جوس لیے. ایک اسے دیا اور ایک خود پینے لگا.

عشاء کا پیاس سے برا حال تھا.

زاران نے جوس پیتے ہوئے زور دیتے ہوئے کہا اب پی بھی لو. ایک تو تم لڑکیوں کے نخرے ختم نہیں ہوتے.

عشاء نے جوس پیتے ہوئے زاران سے پوچھا تمھاری بیوی وردا کیسی ہے.

زاران نے کہا وہ میری بیوی نہیں ہے.

عشاء نے حیرت سے پوچھا تو کون ہے تمھاری بیوی.

www.novelsclubb.com

وہ مسکرا کر بولا تم اور کون اکلوتی بیوی.

عشاء کو ایسا لگا جیسے اسے کسی قید سے رہائی مل گئی ہو.

عشاء نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا.

زاران نے کہا میں نے ایک فیملی ریسٹورنٹ میں فیملی کیبن بک کروایا ہوا ہے. چلو تمہیں وہاں چل کر سب بتاتا ہوں.

عشاء ہچکچاتے ہوئے بولی میری ماما، بابا.

زاران نے کہا چچی جان سے میں مسلسل رابطے میں ہوں. انہوں نے بتایا تھا کہ تم آج اوبر ٹیکسی کر کے ہاسپٹل گئی ہو تو میں کب سے باہر تمھارا ویٹ کر رہا تھا شکر ہے تم کسی آٹو میں نہیں بیٹھ گئی.

www.novelsclubb.com

نہ جانے کیوں عشاء کو اس کے ساتھ جاتے ہوئے نہ تو برا لگ رہا تھا بلکہ ایک تحفظ کا احساس مل رہا تھا. اسے تو یہ بھی برا نہیں لگ رہا تھا کہ اس کے والدین نے اسے چھپائے رکھا مگر وہ اسے شادی نہ کرنے کی وجہ جاننے کے لیے بے چین تھی.

جب وہ ٹیبل پر اس کے سامنے بیٹھی ہوئی تھی تو اسے یہ سب اچھا لگ رہا تھا.

زاران نے کھانے کا آرڈر دیا.

عشاء کے تجسس کو دیکھ کر وہ مسکرا کر بولا ارے بتاتا ہوں زرا صبر تو کرو.

پہلے ہم کھانا کھائیں گے پھر باتیں ہوں گی. ویٹر کھانا لے آیا. زاران اسے زبردستی کھانا کھلاتا رہا.

عشاء کو بھی اس ماحول میں جہاں کم لائٹس تھیں. ہلکہ ہلکہ میوزک بج رہا تھا. اچھا لگ رہا تھا. کافی دنوں بعد جب سے مونا گئی تھی اس نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا تھا ورنہ مونا اسے آ کر کھلاتی تھی.

www.novelsclubb.com

کھانا کھانے کے بعد زاران نے کہا کہ جب تم سے نکاح ہوا تو ویسے میں بھائی کے بارے میں ایسے بول کر اس کی روح کو شرمندہ نہیں کرنا چاہتا تھا مگر اب مجبوری ہے کہ اس کے بغیر تمھارا دل میری طرف سے صاف نہ ہو گا. اتنے میں زاران کے موبائل پر بیل بجی اور وہ فون سننے لگا پھر اسے معزرت کرتے ہوئے بولا سوری جان مجھے جانا پڑے گا میں گھر آ کر کل ساری بات کروں گا او کے چلو میں تمہیں گھر چھوڑ دوں.

سارے راستے وہ فون پر لگا رہا.

گھر اتار کر گاڑی موڑ رہا تھا کہ عشاء کی ماں نے دروازہ کھولا. دور سے زاران نے سلام کیا اور اونچی آواز میں بولا کہ کل آئے گا.

www.novelsclubb.com

جواب میں چچی نے بھی بھرپور مسکراہٹ سے ہاتھ کے اشارے سے اچھا کہنے کے لیے گردن ہلا دی.

اگلے دن عشاء کی ماں نے فون کر کے پوچھا بیٹا کب تک آنا ہے کھانا تیار کرنا ہے تو

اس نے کہا کہ چچی جان میں چند دن کے لیے شہر سے باہر جا رہا ہوں پھر بتاوں گا.

عشاء کی ماں نے شوہر کو جب بتایا تو عشاء بھی سن رہی تھی سن کر اداس ہو گئی.

شام تک اداس پھرتی رہی تو اچانک زاران کے والدین آ گئے.

عشاء ان کو دیکھ کر کھل گئی پاس جا کر پیار سے ملی.

انہوں نے پیار سے اسے سمجھاتے ہوئے کہا کہ ہم تمہیں لینے آئے ہیں.

عشاء کی ماں پانی لائی اور بولی چل بیٹی تیار ہو جا. تمھارے ابو بیمار ہیں وہ تمہیں

ہاسپٹل ڈیلوری کے لیے نہیں لے کر جا سکیں گے. تایا تمھارے لے جا سکتے ہیں.

www.novelsclubb.com

تایا بولے دیکھو بیٹا ہم جانتے ہیں کہ تم ہم سب کے اور زاران کے بھلے کے لیے

ادھر رہ رہی تھی تا کہ تم وردا اور زاران کے درمیان نہ آو. جبکہ زاران منع کر رہا تھا

کہ وردا کو اور اچھا رشتہ مل جائے گا میں عشاء کے ساتھ خوش ہوں. مگر یہ تمھاری تائی نہیں مان رہی تھی اسے بھانجی لانے کا شوق تھا.

تائی نے سنکر پہلو بدلا اور بولی میری نا سمجھی تھی.

تایا نے پھر بات شروع کرتے ہوئے گویا ہوئے کہ زاران نے کہا کہ وہ وردا کو اپنے نکاح کا بتائے گا مگر تمھاری تائی نہ بتانے دے.

شادی سے دو دن پہلے زاران نے وردا کو سب میسج کر دیا تو اس نے زاران کو فون پر بہت برا بھلا کہا کہ وہ کنوارے لڑکے سے شادی کرے گی شادی شدہ سے وہ سوچ بھی نہیں سکتی ہے. اس نے ساری خاندان کو واویلا کر کے سب کچھ بتا دیا. اب شادی تیار تھی کوئی خاندان میں شادی پر تیار نہ تھا پھر ان کے کرایہ دار تھے انہوں نے آفر کی اور شادی ہو گئی. اب تو وہ کرایہ بھی نہیں دیتے. وردا اسی میں خوش ہے کہ کنوارے سے شادی کی.

www.novelsclubb.com

زاران نے تمہیں جانے دیا کہ اسے اپنی مرضی کرنے دیں جب ڈلیوری قریب آئے گی تو تب سچ بتانا ہمیں بھی بتانے سے منع کیا اور فون کرنے سے بھی. مونا سے سب پوچھ لیتے یا تمھارے والدین سے پوچھ لیتے تھے. اب تمہیں مزید ادھر ہم نہیں چھوڑ سکتے ہیں.

عشاء نے کہا میرے بابا بیمار ہیں تو میں.....

تایا بولے تو کیا میں اپنے بیمار بھائی کو ادھر چھوڑ جاوں گا یہ لوگ بھی ساتھ چلیں گے ان کا کمرہ ادھر سیٹ کر لیا ہے. تمھارے کمرے کے ساتھ والا جو پہلے زاران کا تھا.

عشاء کے باپ نے کہا کہ پہلے ہی ساری زندگی ہماری کفالت کی ہے. میں تو جوانی میں ہی بیمار ہو گیا تھا بمشکل کلرکی کی اور پنشن تک پہنچا. گھر بھی نہ بنا سکا. میری بیٹی کو آپ نے تعلیم دلائی. کیا کچھ نہیں کیا آپ نے. شادی اپنے خرچے پر کی. میں آپ کے کس کس احسان کا بتاوں. پھر رونے لگا بیوی بھی رونے لگی. عشاء سر جھکائے آنسو بہاتی رہی.

www.novelsclubb.com

تائی نے عشاء سے معافی مانگتے ہوئے کہا کہ بیٹی معاف کر دے. میں بھتیجی کا لالچ کر بیٹھی تھی کہ یہ اپنی بھتیجی لائے ہیں تو میں اپنی لاوں گی. تمھارے تایا شروع سے ہی کہتے تھے کہ اشھب اس کے قابل نہیں ہے زاران کے ساتھ اسکی جوڑی سجے گی. دونوں پڑھے لکھے ہیں. اگر تم نے بھتیجی لانی ہے تو اشھب کے لئے لاو جو بی اے فیل ہے مگر اپنے آپ کو گریجویٹ بتاتی ہے. مگر میں ان کو طعنے دیتی کہ آپ اپنی بھتیجی کا بھلا سوچ رہے ہیں میری کا نہیں. اگر ایسا کیا تو میں کچھ کھا کر مر جاوں گی. تب یہ اور بچے مجبور ہو گئے اور تمھارے والدین بھی مان گئے کہ مجبور تھے. اس لالچ اور خود غرضی کی بہت بڑی سزا ملی تم لوگوں کی مجبوری سے فائدہ اٹھایا اور بیٹے کو کھو دیا. پھر وہ ہچکیوں سے رونے لگی. عشاء کی ماں اور عشاء قریب آ کر اسے تسلیاں دینے لگیں. عشاء نے کہا چچی جان یہ سب میری قسمت تھی.

وہ روتے ہوئے بولی بیٹا ہر کسی کو اس کی نیت کا پھل ملتا ہے. مجھے لالچ تھا کہ میرے نکمے بیٹے کو ایک سلجھی لڑکی مل جائے گی اور وہ سدھر جائے گا.

www.novelsclubb.com

عشاء کی ماں نے عاجزی سے کہا کہ آپ لوگوں نے ہماری ہر ضرورت کو پورا کیا ہے زاران نے جب سے ہوش سنبھالا تب سے چچا کی دوائیاں ان کو ہاسپٹل لے کر جانا اس کام میں اس نے کبھی کوتاہی نہیں کی. آپ کا یہ بڑا پن ہے کہ آپ اسے یہ سب کرنے دیتی تھیں ورنہ کون کرنے دیتا ہے.

تائی نے کہا پہلے میں ان سے لڑتی تھی مگر یہ باز نہ آتے تھے. عشاء مجھے بچپن سے ہی سمجھدار اور سلجھی ہوئی لگتی تھی تو اشھب جو بچپن سے ہی کاہل اور کام چور تھا میں نے سوچا کہ اسے اپنے اشھب کے لیے بچپن سے ہی مانگ لیتی ہوں بچے کو سدھار لے گی اسی لالچ میں میں نے اسکا رشتہ بچپن میں ہی طے کروا دیا. اور آپ لوگوں کی کفالت کرنے سے نہ روکا. مگر خدا کی لاٹھی بے آواز ہے. اس کی مجھے بہت بڑی سزا ملی. وہ زار و قطار رونے لگی.

سب رو رہے تھے اشھب کو یاد کر رہے تھے.

www.novelsclubb.com

تائی عشاء سے بولی بیٹی مجھے پتا تھا تم اور تمھارے والدین سب اشہب کی عادتوں کو جانتے ہوئے بھی کبھی انکار نہیں کرو گے اس لیے میں آپ لوگوں کے سامنے جسن بوجھ کر زاران اور وردا کے رشتے کی بات کرتی تھی. زاران نے مجھے کافی بار احساس دلانے کی کوشش کی کہ عشاء کی زندگی تباہ نہ کریں اسے شادی ایک ترقی کی راہ میں رکاوٹ لگتی ہے وہ آزادی سے پوری دنیا گھومنا چاہتا ہے مگر باپ نے شرط رکھی پہلے شادی ہو گی.

عشاء نے کہا تائی چھوڑیں پرانی باتیں آپ نے رو رو کر اپنی طبیعت خراب کر لینی ہے. بس کر دیں رونا یہ سب میری قسمت میں تھا.

عشاء کے باپ نے ساتھ جانے میں معزرت کی تو تائی نے چلا کر کہا کہ آپ کا بھائی کی ہر چیز پر حق حاصل ہے. آپ مجھے بہن سمجھتے ہیں تو جانے سے انکار نہیں کریں گے ورنہ میں سمجھوں گی کہ آپ نے مجھے معاف نہیں کیا.

www.novelsclubb.com

زاران کے والد نے کہا تھوڑا بہت ضروری سامان اٹھالیں. کل زاران واپس آجائے گا تو وہ سب لے جائے گا.

عشاء کا باپ بولا بھائی جان یہ پرانا خستہ حال سامان آپ ادھر کدھر رکھیں گے.

زاران کے باپ نے جواب دیا کمرہ آپ کا ضرورت کے سامان سے بھرا ہوا ہے میں نے سوچا آپ مائنڈ نہ کر جائیں اس لیے.

عشاء نے کہا ہم چند برتن اور کپڑے وغیرہ لے جاہیں گے باقی ادھر محلے میں کسی کو دے دیں گے.

عشاء جب سسرال پہنچی تو اپنے کمرے میں آکر اسے اشھب کے ساتھ بیتی یادیں آ کر رلانے لگیں.

www.novelsclubb.com

رات کو بیڈ پر لیٹی تو بیتا وقت یاد آنے لگا. اشھب سے بچپن سے منسوب تھی. مگر اس کی نیچر سے خائف بھی تھی. مگر تایا کے احسانات تلے دبی ہوئی تھی. انکار نہیں کر سکتی تھی. اس نے والدین کے بھلے کے لیے قربانی دے دی.

اشھب نے سہاگ رات کو ہی اسے بتا دیا تھا کہ اسکا خواب ہے باہر ملک گھومنا پھرنا مگر باپ نے شادی کی شرط رکھ دی مگر یاد رکھنا شادی میرے پاوں میں بیڑیاں نہیں ڈال سکتیں. مجھے اپنے خواب پورے کرنے کے لئے کسی حد تک بھی جانا پڑا تو میں جاوں گا.

نکاح کے وقت اشھب کے باپ نے سوائے بیوی اور اشھب کے باقی سب کو بتا کر اپنا گھر عشاء کے نام کر دیا تھا تینوں بچوں میں جاہیداد تقسیم کی اور یہ گھر اشھب کے حصے میں آیا تو اس کے بجائے عشاء کے نام کر دیا. اس بات کا علم عشاء کو نہ تھا اس کے والدین کو بتایا تو انہوں نے منع کرنے کی کوشش کی مگر اشھب کا باپ نہ مانا.

www.novelsclubb.com

عشاء کے والد نے بیوی کو وارننگ دی کہ اس بات کا علم عشاء کو نہ ہو ورنہ شاید وہ شوہر کو اہمیت نہ دے.

مونا اور زاران بہت خوش ہوئے. مونا نے کہا کہ میری جاہیداد کا میرے سسرال کو علم نہ ہو اسے میں بچوں کے فیوچر کے لئے سنبھال کرر کھنا چاہتی ہوں. اس کی جاہیداد زاران نے خرید کر اس کے نام سے رقم فکس کرواَدی.

شادی کی پہلی رات ہی اشھب کے باپ نے تمام تفصیل اشھب کو بتادی اور کہا کہ بیوی سے بنا کرر کھنا.

اشھب سخت دل میں پیچ وتاب کھانے لگا. اس بات کا بھی اسے غم تھا کہ اسے کیوں محروم کیا گیا. اس نے اس نظریے سے عشاء کو نہیں بتایا کہ وہ سر پر چڑھ جائے گی.

دو سال اس نے عشاء سے لڑتے جھگڑتے گزارے. وہ آخر کار ایک دوست کے توسط سے دوبئ جانے کی سبیل نکالنے لگا. ایک دوست کا ادھر سٹور تھا اس نے اسے

وہاں رہائش اور جاب آفر کی. اشھب اس موقع کو ہاتھ سے جانے نہ دینا چاہتا تھا.

باپ کو زکر جب بھی کرتا وہ کہتا بیوی کو ساتھ لے کر جاو.

زاران نے اسے اپنے حصے میں سے کافی رقم دی تا کہ وہ باہر کسی مشکل میں نہ پڑے.

کیونکہ اشھب عشاء سے زیورات مانگ رہا تھا اور وہ رورو کر یقین دلا رہی تھی کہ وہ لاکر میں ہیں اور چابی تائ جان کے پاس ہے. اگر میرے پاس ہوتی تو میں منٹ نہ لگاتی.

اس نے عشاء کو مارا اور غصے سے گھر سے باہر چلا گیا اور طلاق کے کاغذات بنوا کر اس کے منہ پر مار کر بولا لو زیورات نہ دینے کا انعام. جس کے بعد اس نے زاران سے رونے دھونے کا ڈرامہ کیا کہ غصے میں کر دیا ہے اب پچھتا رہا ہے. والدین آکر کیا سوچیں گے. ان کو دکھی نہیں کرنا چاہتے تو حلالہ کر لو.

زاران سے جب نکاح ہوا تو شام کو اس کی فلاہیٹ تھی. اس نے جاتے ہوئے اسے میسج کیا کہ زاران میرے پیارے بھائی تم بہت اچھے انسان ہو تم عشاء کو ہمیشہ کے

www.novelsclubb.com

لئے اپنا لینا. میرا اب اس سے دوبارہ شادی کا کوئی پلان نہیں ہے. والدین کو بھی اعتراض نہ ہو گا. اب میں آزادی سے اپنے خواب پورے کروں گا. باہر جانا میرا خواب تھا. تمھیں اسکا اجر عظیم ملے گا کہ تم نے میری مالی امداد کی شکریہ.

زاران نے عشاء کو ابھی یہ بات نہیں بتائی کہ اسے دکھ ملے گا.

اشھب جب دوبئ گیا تو جب تک اس کے پاس رقم تھی دوست اچھا رہا.

اشھب نے خوب سیر سپاٹے کیے. پیسے اڑاے. موج مستی میں وقت گزارا.

جب اسے علم ہوا کہ عشاء زاران کے بچے کی ماں بننے والی ہے تو اسے بہت پچھتاوا ہوا کہ کاش وہ اس کا بچہ ضائع نہ کرواتا تو آج وہ بھی باپ کہلاتا.

پیسے ختم ہو چکے تھے. دوست نے گھر سے نکالنا چاہا تو وہ منت کرنے لگا کیونکہ باپ نے غصے میں کہا تھا کہ واپس آنے کی ضرورت نہیں اب تم اس گھر میں قدم نہیں

www.novelsclubb.com

رکھ سکتے۔ وہ جانتا تھا باپ جو کہتا ہے وہ کرتا بھی ہے۔ دوست نے اسے سٹور روم میں جگہ دی اور اپنے پاس ملازم رکھ لیا۔ پاسپورٹ ویزہ بھی اسی کے قبضے میں تھا۔ دوست اس سے نوکروں کی طرح کام کرواتا۔ بری طرح زلیل کرتا۔ کھانے کو بھی بچا کھچا دیتا۔ اسے عشاء پر کیے گئے ظلم یاد آتے جس کی اسے سزا مل رہی تھی۔ اس نے زاران کو میسج کیا کہ وہ عشاء سے والدین سے معافی مانگتا ہے۔ اب وہ سدھارنا چاہتا ہے۔ گھر اپنا ملک اپنے پیارے اپنی وفا شعار بیوی سب نعمتوں کو ٹھکرانے کی سزا ہے۔ وہ دور اسے جنت لگتا تھا جب آدھی رات کو بھی پانی مانگتا تو عشاء نیند سے بوجھل اٹھتی اور اسے فرج سے ٹھنڈا پانی لا کر دیتی۔ اس کے سارے کام کرتی۔ وہ کوئی کام نہ کرتا بس نقص نکالتا رہتا۔ جیسے اب اسکا دوست کرتا تھا۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ یہ وقت اس پر بھی آ سکتا ہے۔ اب تو وہ مزہبی ہو گیا تھا رو رو کر اپنے گناہوں کی معافی مانگتا رہتا۔

www.novelsclubb.com

اچانک دل کا اٹیک ہوا اور اس کی موت ہو گئی. زاران نے دوست کو سارا خرچہ بھیجا تو اس نے اس کی ڈیڈ باڈی بھیج دی.

والدین بعد میں بہت پچھتائے. اولاد کو لاوارث نہیں چھوڑنا چاہیے اسے موقع دوبارہ دینا چاہیے. ورنہ بعض اوقات وہ سنبھلنے کے بجائے زیادہ بگڑ جاتے ہیں.

اشھب کی موت کے بعد اب زاران نے باپ کو کہا کہ وہ بزنس کرے گا اور آپ کے اس بزنس کو پھیلائے گا.

زاران نے فیکٹری لگا لی اور اسے اپنی محنت اور سمجھ بوجھ سے ترقی کی طرف گامزن کیا.

زاران کا عشاء انتظار کر رہی تھی اسے کتنا غلط سمجھی تھی. مونا نے بھی فون پر اسے اشھب کے بارے میں سب بتا دیا تھا جو میسج اس نے زاران کو کیا تھا. جو اس کو زاران نے بتایا تھا کہ اشھب عشاء سے اب دوبارہ شادی نہیں کرنا چاہتا.

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

عشاء نے زاران کو میسج کر کے معافی مانگ لی تھی تو اس نے فوراً فون کیا تھا اور اب وہ دیر تک رات گئے باتیں کرتے تھے.

زاران واپس آیا تو بہت خوش تھا.

رات کو وہ اس کے ساتھ دیر تک باتیں کرتا رہا.

زاران نے اسے بتایا کہ وہ بچپن سے ہی اسے اشعب کی چیز سمجھتا تھا بڑے ہونے پر وہ اسے بھائی کی امانت تصور کرتا تھا. اس سے بہت پیار کرتا تھا مگر وہ پاکیزہ پیار تھا جس میں کوئی غرض شامل نہ تھی. جب بھائی نے شادی کی تو اسے اس کی فکر رہنے لگی. پھر بھائی سے بھی محبت تھی مگر وہ بڑا تھا. جب بھائی نے طلاق کے بعد اسے آفر کی تو وہ شش و پنج میں پڑ گیا تھا پھر اس نے دل میں پکا ارادہ کر لیا تھا کہ وہ اسے طلاق دے کر دوبارہ بھائی سے شادی کرانے کی غلطی نہیں کرے گا. وہ اسے کبھی نہیں چھوڑے گا چاہے بھائی کتنا ہی یقین دلائے. اسے اس پر بھروسہ نہ رہا تھا پھر دونوں

خاندانوں کا بھی یہی ارادہ تھا. کہ اشہب کو اب عشاء کی زندگی برباد نہیں کرنے دیں گے.

عشاء کی تعریف کرت ہوے زاران نے کہا کہ میں حیران ہوتا تھا کہ تم کس پتھر کی بنی ہو. جو اتنا سہہ کر بھی کوئی شکوہ نہیں کرتی.

عشاء نے ایک خوبصورت بچے کو جنم دیا تو زاران نے کہا کہ میں اپنے آپ کو بہت خوش نصیب سمجھتا ہوں جسے عشاء جیسا ہیرا ملا. اللہ تعالیٰ نے والدین، بہن بھائی اور اولاد جیسی ہر نعمت سے نوازا. ہر رشتہ دیا. جو ان رشتوں کی قدر نہیں کرتے ان سے وہ نعمت دور ہو جاتی ہے کبھی تو ہمیشہ کے لئے چھن جاتی ہے.

وردا زاران کا رشتہ ٹھکرا کر پچھتا رہی تھی وہ اس کے بچے کی مبارک باد دینے آئی اور اقرار کر لیا کہ اگر مرد یا عورت پہلے سے شادی شدہ بھی ہو اور لڑکی یا لڑکا کنوارا ہو تو تب بھی وہ خوش رہ سکتے ہیں ضروری نہیں کہ کنوارا ہی خوش رکھے.

مونا کو جب اپنے شوہر پر مکمل بھروسہ ہو گیا کہ وہ یہ رقم ضائع نہیں کرے گا تو اس نے اپنے حصے کے بارے میں سچ بتا دیا.

زاران اور عشاء آج بیٹے کی پہلی سالِگرہ منا رہے تھے دونوں بہت پیارے لگ رہے تھے.

مونا نے محبت پاش نظروں سے دیکھتے ہوئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کی جوڑی سلامت رکھے.

ختم شد.

شعر.

بھیگے خوابوں کو پلکوں سے گرنے نہیں دینا

آنسوؤں کی برسات کو برسنے نہیں دینا.

www.novelsclubb.com